

کائنات نجم مرتبہ ڈاکٹر تقی عابدی پر ایک طائرانہ نظر

ڈاکٹر ظفر خیدری، ہمدانیہ کالونی، بمبہ، سرینگر

”کائنات نجم“ علامہ نجم آفندی (۱۸۹۳-۱۹۷۵ء) شاعر اہل بیت پر ایک ضخیم علمی ادبی اور تحقیقی کارنامہ ہے جسے ڈاکٹر تقی عابدی (کینڈا) نے چند روز قبل شائع کیا، کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے، جلد اول میں سات اور جلد دوم میں سات ابواب ہیں، اس طرح دونوں جلدوں میں چہار دہ معصومین کی نسبت سے چودہ ابواب ہیں، جلد اول میں ۹۳۳ اور جلد دوم میں ۸۰۳ صفحے ہیں، کائنات نجم کی دونوں جلدوں میں ۱۷۳۸ صفحات ہیں۔

جلد دوم رثائی ادب پر مشتمل ہے، اس میں نجم کے سلام، مرثیے اور طرز جدید کے نوے وغیرہ ہیں، ڈاکٹر تقی عابدی، شاکر پروین، پروفیسر کمال الدین ہمدانی اور افضل حسین نقوی کے شاندار تجزیے ہیں۔

نجم کا نام مرزا تجمل حسین، تخلص نجم، عرفیت نجم آفندی، گھریلو نام نادر مرزا تھا، ان کے والد مرزا عاشق حسین تخلص بزم اکبر آبادی تھے، بزم اپنے ماموں اردو کے مشہور شاعر منیر شکوہ آبادی کے شاگرد تھے، نجم کے دادا مرزا عباس بلیح مشہور شاعر مرزا فصیح لکھنوی کے بھتیجے تھے، اسی لیے نجم فخریہ کہتے تھے۔

نجم ہوں خاک پائے مسند آرائے فصیح

مدح کی دولت ملی ہے ورثہ اجداد سے

نجم آفندی قادر الکلام شاعر تھے، مداحی اہل بیت میں اپنی ساری زندگی گزار دی، مولانا نصیر الملت نے انہیں شاعر اہل بیت کا خطاب دیا تھا اور یہ خطاب ان کے کلام کا جزو بن گیا،

موصوف گزشتہ صدی کے مداحی آل محمد میں ”سنگ میل“ کا درجہ رکھتے تھے، انہوں نے مدح و رثاء کو ایسا نیا رنگ دیا ہے، جس کی چھاپ ان کے ہر مصرعے پر نظر آتی ہے، نجم کو ہر صنف سخن میں مہارت حاصل تھی، انہوں نے غزلیں کہیں نظمیں کہیں، مرثیے اور نوے بھی کہے، ان کی نوحہ گوئی کا طرز اسلوب بے مثال ہے جس کے وہ خود بانی مہانی تھے، نجم کی بھاشا کی نظم ”کر بل پوتھی“ بڑی موثر ثابت ہوئی اور اس کے غیر معمولی اثرات دیکھنے میں آئے، ایک شعر یہ ہے۔

پھر خون مسلمان کا نہ ہندو کا ہے گا

شیر کے صدقے میں سدا میل رہے گا

نجم کے نوحوں نے تبلیغ حسینیہ کی وہ ضرورت پوری کی

جو اس دور میں بغیر ان کے نوحوں کے پوری نہیں ہو رہی تھی،

اردو کے ممتاز ناقدین نے ان کے نوحوں پر تفصیلی تبصرے

لکھے، ان میں شاکر پروین قابل ذکر ہیں۔

نجم آفندی شیعہ ایجی ٹیشن (Agitation) میں جیل بھی گئے

تھے، جیل میں جو نظمیں لکھی گئی تھیں اس کا ایک مجموعہ ”شاعر

اہل بیت جیل میں“ کے عنوان سے ۱۹۳۹ء میں ”مکتبہ

ناصری“ گولہ گنج لکھنؤ نے شائع کیا تھا، نجم آل انڈیا شیعہ

پبلیشنگ کمپنی کے جلسوں میں بھی شرکت کرتے تھے، الہ آباد

کے ایک اجلاس میں جو زیر صدارت مرحوم راجا ابو جعفر صاحب

ہوا تھا، اس میں نجم صاحب نے ایک نظم پڑھی، ایک بزرگوار

نے کانفرنس کو ساڑھے چار ہزار روپے دئے اور اصل نظم جو

بخط نجم تھی وہ خرید لی۔